82647 ـ مصنوعی دانت لگوانے کا حکم

سوال

ڈینٹل ڈاکٹر بیماری کی بنا پر خراب داڑھ نکال کر اس کی جگہ مصنوعی لگا دیتا ہے، اس کا کہنا ہے کہ اگر خالی جگہ پر نہ کی گئی تو باقی دانتوں کو بھی نقصان ہوگا، یہ علم میں رہے کہ مصنوعی دانت یا تو فکس ہوتی ہے یا نہیں (یعنی ان کا اتارنا ممکن ہوتا ہے، تو کیا یہ حلال ہے یا حرام، اور تغیر خلق اللہ میں داخل ہوتی ہیں یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بیماری کی ضائع ہونے کی بنا پر اتارے جانے والے دانتوں کی جگہ مصنوعی دانت لگانا مباح امر ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، ہمارے علم میں تو نہیں کہ اہل علم میں سے کسی نے بھی اس سے منع کیا ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مصنوعی دانت منہ میں ہی فکس رہیں، یا اترنے والے ہوں، مریض کو اپنی مصلحت کے لیے تجربہ کار ڈاکٹر کے مشورہ پر عمل کرنا چاہیے.

تغیر خلق اللہ یعنی اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی یہ ہے کہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت پر راضی نہ ہونا کہ دانت لمبے ہوں، یا پھر انکی شکل خراب معلوم ہوتی ہو، یا دانتوں کے مابین مسافت ہو، اسی لیے اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والے پر عموما لعنت کی گئی، اور دانتوں میں تبدیلی پیدا کرنے والے پر خصوصا لعنت کی گئی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یہ تو اللہ تعالی کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں، اور دراصل یہ صرف سرکش شیطان کو پوجتے ہیں

جس پر اللہ تعالی نے لعنت کی ہے، اور اس نے یہ کہہ رکھا ہے کہ میں تیرے بندوں میں سے مقرر شدہ حصہ لے کر رہونگا

اور انہیں سیدھی راہ سے بھکاتا رہونگا، اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا، اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر

دیں، اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں، سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائےگا وہ صریحا نقصان میں ڈوبےگا النساء (117 ـ 119).

امام مسلم رحمہما اللہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوبصورتی کے لیے جسم گودنے، اور جسم گدوانے والی، اور ابرو کے بال اتارنے اور اتروانے والی، اور دانتوں کو رگڑ کر باریك کرنے اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی پیدا کرنے والیوں پر لعنت فرمائی "

پھر عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2125).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

الواشمة: یہ وشم کا اسم مؤنث اسم فاعل ہے، یعنی وشم کرنے والی عورت، یہ وہ عورت ہے جو اپنے ہاتھ یا کلائی، یا ہونٹ وغیرہ یا اپنے جسم کے کسی بھی حصہ میں سوئی وغیرہ داخل کرے حتی کہ خون نکل آئے، اور پھر اس جگہ میں سرمہ یا چونا وغیرہ بھر دے جس سے وہ سبز رنگ کا ہو جائے، ایسا فعل کرنے والی کو واشمہ کہتے ہیں، اور جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہو اسے موشومہ کہتے ہیں، اور اگر کوئی عورت ایسا کرنے کا مطالبہ کرے تو اسے مستوشمہ کہا جاتا ہے.

النامصة: وہ عورت جو اپنے چہرے سے ابرو کے بال اتارے، اور المتنمصة: وہ عورت ہے جو ایسا کرنے کا مطالبہ کرے.

المتفلجات: سے مراد یہ ہے کہ:

اپنے دانتوں کو رگڑ کر باریك کرنا، اگلے چار یا دو دانتوں کو رگڑ کر خوبصورت بنانا، اور یہ الفلج سے ہے جس کا معنی اگلے چار یا دو دانتوں کے مابین رگڑ کر فاصلہ کرنا ہے، یہ بوڑھی اور اس کی عمر کو پہنچنی والی عورتیں کرتی ہیں تا کہ چھوٹی عمر کی نظر آئیں اور دانتوں کی خوبصورتی کے لیے.

اس لیے کہ دانتوں کے درمیان یہ تھوڑا سا فاصلہ چھوٹی عمر کی لڑکیوں میں ہوتا ہے، اور جب عورت بڑی عمر کی ہو جاتی ہے تو اس کے دانت بڑے ہو کر آپس میں مل جاتے ہیں، تو وہ اسے ریتی کے ساتھ رگڑ کر دیکھنے کے لیے خوبصورت بناتی ہے، اور لوگوں کو یہ باور کراتی ہے کہ وہ چھوٹی عمر کی ہے، اور ان احادیث کی بنا پر ایسا کرانے اور کرنے و الی پر یہ فعل حرام ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی اور تغیر ہے، اور اس لیے کہ یہ جعل سازی اور دھوکہ ہے.

المتفلجات للحسن:

اس کا معنی یہ ہے کہ یہ فعل خوبصورتی کے لیے کرتی ہیں، اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ حرام وہ ہے جو
خوبصورتی کے لیے کیا گیا ہو، لیکن اگر دانت کے علاج یا کسی عیب کی بنا پر علاج کے لیے ایسا کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: شرح مسلم (14 / 106 ـ 107) مختصرا.

امام نووی رحمہ اللہ کی کلام نے دانتوں میں موجود کسی عیب کو دور کرنے کے لیے علاج کروانے، اور اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت پر راضی نہ ہونے اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے ساتھ کھیلنے میں فرق بیان کر دیا ہے، لہذا پہلی غرض کے لیے مباح ہے، اور دوسری غرض کے لیے حرام ہے.

سنت نبویہ میں اسے دلائل ملتے ہیں جن سے بیماری یا بڑھاپے کی بنا پر گر جانے والے دانتوں کی جگہ مصنوعی دانت لگانے پر استدلال کیا گیا ہے، بلکہ اگر اس کی جگہ کوئی دانت نہ ٹھر سکے تو سونے کے دانت لگانا بھی جائز ہیں.

عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں جاہلیت میں یوم کلاب (جاہلیت کی ایك لڑائی کا نام ہے) میں ناك پر زخم آیا، تو انہوں نے چاندی کی ناك بنوا کر لگوائی، لیکن اس میں بدبو پیدا ہونے لگی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ سونے کی ناك بنوا کر لگا لیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1770) سنن ابو داود حدیث نمبر (4232) سنن نسائی حدیث نمبر (5161) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے " ارواء الغلیل " (824) میں حسن قرار دیا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" لیکن ضرورت کے وقت سونے کے دانت وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے، شرط یہ ہے کہ اگر اس کی جگہ کوئی اور نہ فٹ نہ ہو " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 248).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہمارے لیے جاننا ضروری اور واجب ہے کہ سونے کا دانت لگانا جائز نہیں، لیکن ضرورت کے وقت جائز ہے، اس لیے کوئی بھی شخص بطور زینت اور خوبصورتی نہیں لگوا سکتا، لیکن اگر عورتوں کے ہاں سونے کے دانتوں کے ساتھ خوبصورتی اور حسن اختیار کرنا عادت بن چکی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن مردوں کے بغیر ضرورت کے کبھی بھی جائز نہیں " انتہی.

دیکھیں: لقاءات الباب الفتوح (28) سوال نمبر (5).

واللہ اعلم .